اللہ کی رسی

سلیمان رفیق باری
شاہکوٹ

ارشادِ باری تعالیٰ: تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ (آلِ عمران:۱۰۳)

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم: جو شخص زندہ رہا وہ میرے بعد اختلاف دیکھے گا۔ میرے طریقے کو لازم پکڑو اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے اسلوب حیات پر مکمل بھروسہ کرو۔ (مشکوٰۃ)

روایت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ: جو شخص پیروی کرنا چاہتا ہے اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہئے جو دنیا سے چل بسے۔ کیونکہ زندہ لوگ فتنوں سے مامون نہیں۔ وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ جو اس امت کے بہت نیک، سچے با اعتبار دل کے، بہت کامل تھے۔ علم میں اور بہت کم تھے تکلف میں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور دین قائم کرنے کیلئے چن لیا ان کی فضیلت کو پہچانو۔ ان کے نقشِ قدم پر چلو ان کے اخلاق وسیرت پر حتی الوسع کاربند رہو۔ کیونکہ وہ سیدھی راہ پر تھے۔

اب سوال یہ ہے کہ اللہ کی رسی کی موجودگی میں اختلاف کیوں ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں تاریخ کے جھروکوں سے جھانکنا پڑے گا۔ بات یہ ہے کہ علماء کا اختلاف آج کا نہیں سو پچاس برس کا نہیں۔ خیر القرون بلکہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہے۔ اس اختلاف کی کئی نوعیتیں ہیں۔

نظریاتی اختلاف

یہ کفر و اسلام اور بدعت و سنت کا اختلاف ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیش گوئی فرما دی تھی اور اس اختلاف میں حق و باطل کی جانچ کا معیار بھی مقرر فرما دیا تھا۔ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے ایک خط کھینچا پھر فرمایا یہ اللہ کی طرف راستہ ہے۔ پھر کئی خط اس کے دائیں بائیں کھینچے پھر فرمایا یہ راستے ہیں اور ہر راستے پر ایک شیطان ہے۔ جو اس کی طرف بلاتا ہے اور یہ حدیث پڑھی ”تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی، اس کی پیروی کرو۔“ (مشکوٰۃ)

ان ارشادات سے واضح طور پر یہ باتیں سامنے آتی ہیں۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میں نظریاتی اختلاف پیدا ہونے کی پیش گوئی فرمائی۔

۲۔ اس اختلاف میں حق و باطل کی جانچ کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معین فرمایا جو شخص یا گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے طریقے پر رہے وہ حق پر ہے جو اس کے خلاف چلے باطل پر ہے۔

۳۔ امت کے اختلاف کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے راستے پر سختی سے قائم رہا جائے۔

۴۔ اللہ کا راستہ وہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے اور جس پر صحابہ اکرام رضوان اللہ اجمعین چلے۔ اس کے علاوہ باقی ہر راستے پر ایک شیطان بیٹھا لوگوں کو ورغلا رہا ہے۔

اجتہادی اختلاف

اجتہاد کے معنی یہ ہیں کہ شارع کے معتبر دلائل یعنی قرآن وحدیث سے حکم شرعی کے استنباط میں پوری کوشش صرف کی جائے۔ چنانچہ قرآن پر مجتمع رہتے ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات وتفاصیل کو قبول کرتے ہوئے اپنی فطری استعداد اور دماغی صلاحیتوں کی بناء پر فروغ میں اختلاف کیا جائے تو یہ اختلاف فطری ہے۔ یہ کفر و اسلام اور سنت و بدعت کا اختلاف نہیں اور نہ ہی اسلام اس سے منع کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ، تابعین اور فقہا کا اختلاف اسی قسم کا تھا اور اسی قسم کے اختلاف کو رحمت قرار دیا گیا ہے۔

”میری امت کا اختلاف (اجتہادی) رحمت ہے“۔ (فرمان رسول)

صحابہ رضی اللہ عنہ میں اجتہادی اختلافات کی وجوہات

۱۔ قرآنِ کریم کا نزول بتدریج ہوا۔ آیات احکام اللہ کی طرف سے اکثر ان حالات اور واقعات کے جواب میں نازل ہوتی تھیں جو اسلامی سوسائٹی میں پیدا ہو جاتے تھے۔ بعض احکام اور آیات تنسیخ بھی ہوئیں اور ان کی نئی جگہ نئے احکام آ گئے۔ یا پہلے حکم کے ساتھ دوسرا حکم کسی اور وجہ سے آیا۔ ”ہم کسی آیت کو جو موقوف کر دیتے ہیں یا اس آیت کو (ذہنوں سے) فراموش کر دیتے ہیں تو ہم اس سے بہتر یا اسی کے مثل لے آتے ہیں“ (البقرہ ۱۰۶)

بقیہ صفحہ نمبر 45 پر